نماز سے پہلے

انس بن عبدالحمید القوز

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	عرض ناشر	
۲	نماز کے بارے میں چند حدیثیں	
۳	نماز کے فائدے	
۴	اذان کے وقت	
۵	وضو کے وقت	
۶	مسجد کی طرف جانا	
۷	مسجد میں داخل ہونا	
۸	تکبیر تحریمہ اور پہلی صف کی فضیلت	
۹	نماز باجماعت کی فضیلت	
۱۰	نمازیوں کی قسمیں	
۱۱	نماز کے بعد ذکر کی فضیلت	
۱۲	اشراق کی دو رکعتیں	
۱۳	عظیم کامیابی	
۱۴	گفتگو کا حاصل	

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

جدید مغربی تہذیب اوراس کی پرورش سے ہم مسلمانان عالم کا مزاج کچھ اس سانچے میں ڈھل چکا ہے کہ ہمارے اندر اپنی مذہبی اقدار سے محبت اور دینی حمیت روز بروز ختم ہوتی جارہی ہے اور ہر قسم کی ذلت وپستی ہمارا مقدر بنتی جارہی ہے۔ ہمارا اخلاقی اور روحانی تنزل ہم سے ہماری عظمت رفتہ تو کب کا چھین چکا، اب ہمیں اغیار کی نقالی اوران کی خوشہ چینی پر مجبور کررہا ہے۔ ہمارے پاس نہ اپنا دل ہے، نہ اپنی زبان۔ ہمارا جسم، ہماری جان، دوسروں کے اثرات سے توانائی حاصل کرتے ہیں۔ ہماری روح اغیار کے قبضے میں ہے اور ہماری نگاہیں تہذیب حاضر کی چمک دمک سے خیرہ ہوتی چلی جارہی ہیں۔ ہم زبان سے کلمہ گو مسلمان ہیں لیکن دل غیر کی غلامی سے زنگ آلود ہیں۔

زباں سے کہہ بھی لا الہ تو کیا حاصل
دل ونگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

دل ونگاہ کو مسلمان کرنے کے لئے ہمیں اپنی روح میں طہارت پیدا کرنا ہوگی اوراس کی صورت صرف یہی ہے کہ ہمیں اپنے اعمال کو کتاب وسنت کی میزان پر تول کر یہ دیکھنا ہوگا کہ ہم کون ہیں، کیا کررہے ہیں اور ہمیں کیا کرنا ہے۔ ہم بحیثیت مسلمان اپنے اصول وضوابط اور فرائض کو کس حد تک پورا کررہے ہیں۔ وہ کونسا فرض ہے جو ایک مسلمان کی حیثیت سے ہم پر سب سے پہلے عائد ہوتا ہے اور کیا اس فرض کی ادائیگی کے بغیر ہم اپنا اسلامی تشخص قائم رکھ سکتے ہیں۔ میرا خیال ہے، بلکہ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ

آپ کا دل خود گواہی دے گا کہ پہلا فرض، جس کے بغیر ہم مسلمان ہو ہی نہیں سکتے، کو ترک کرنے سے ہماری حیثیت کچھ بھی نہیں رہ جاتی۔ اور تمام مصیبتیں اور آفات اسی وجہ سے ہم پر نازل ہو رہی ہیں۔ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچئے اور صداقت کی میزان پر اس کا فیصلہ کیجئے۔

آپ جانتے ہیں کہ مسلمان کے لئے سب سے پہلا فریضہ کونسا ہے۔ آپ کی زبان ہی نہیں، آپ کا دل بھی گواہی دے گا کہ نماز...... وہ نماز جس کو اللہ عزوجل کے حبیب رسول مقبول حضرت محمد ﷺ نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دین کا ستون قرار دیا۔ ہم کتنا بھی پاکبازی اور نیکی وفلاح کا راستہ اختیار کریں، اگر اپنے اولین اسلامی فریضے سے غفلت اختیار کرتے ہیں تو ہمارے سب اعمال بیکار جاتے ہیں۔

میرے مسلمان بھائیو! ہم اگر راست فکری اور حق گوئی سے کام لیں تو کوئی مشکل نہیں کہ ہم اپنے اعمال کی خرابیوں کو دور کرنے اور ہر قسم کی آلائشِ دنیوی سے پاک ہونے کے لئے نماز میں پناہ ڈھونڈیں۔

نماز ہی اللہ تعالیٰ سے براہ راست ربط پیدا کرتی ہے۔ جب یہ ربط مستحکم ہو جاتا ہے تو دلوں کے زنگ دھلنے لگتے ہیں اور معاشرے کے برے اثرات خود بخود زائل ہو جاتے ہیں۔

آیئے! ہم اپنے ضمیر اور ایمان کو گواہ بنا کر عزم کریں کہ آئندہ جب تک زندگی کی سانسیں باقی ہیں، صرف اور صرف اللہ کے حضور اپنا سرِ عبودیت خم کریں گے اور نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ جلّ شانہ کی خوشنودی حاصل کرتے رہیں گے۔

زیرِنظر کتابچہ کی غرض وغایت بھی یہی ہے کہ وہ مسلمان بھائی جو نماز نہیں پڑھتے، پہلے اس کو پڑھیں اور نماز کے بعد اس کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام سے آگاہ ہوں۔ نیز وہ مسلمان بھائی جو اقامت صلوٰۃ تو اختیار کرتے ہیں لیکن مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کی فضلیت اور اس سے متعلق احکام سے ناواقف ہیں، اور وہ جو نماز کے ارکان وواجبات کی مشروع پابندی کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ایک حد تک اس کا علم ہی نہیں رکھتے، اس کتابچے کے مطالعہ سے صحیح احادیث کی روشنی میں نماز کے فضائل ودرجات سے آگاہ ہو کر اس کی پابندی اختیار کریں گے۔ انشاءاللہ!

اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق دے آمین ثم آمین!

خادم کتاب وسنت

عبدالمالک مجاہد (مدیر مسئول)

میرے مسلمان بھائی!

گھر میں نماز پڑھنے سے پہلے آپ اس کتابچہ کو پڑھیں۔

آپ جب بھی اپنے اندر مسجد جانے اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے میں سستی محسوس کریں تو اس کتابچہ کو ضرور پڑھیں۔

نماز کے بارے میں چند حدیثیں

رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے پاس سے گزرے تو فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل کیا فرماتا ہے؟ فرماتا ہے کہ میری قدرت اور میرے جلال کی قسم! جو شخص بھی نماز کو اس کے وقت پر ادا کرے گا میں اسے ضرور جنت میں داخل کروں گا، اور جو شخص نماز کو قضا کر کے پڑھے گا تو اگر چاہوں تو اس پر رحم فرماؤں اور چاہوں تو اسے عذاب دوں۔

رسول اللہ ﷺ نے دوسری حدیث میں فرمایا:

یقیناً اللہ تعالیٰ نماز باجماعت کو بہت پسند کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک اور مقام پر فرمایا: قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلا سوال نماز کے بارے میں ہوگا. پس اگر اس کی نماز درست نکلی تو اس کے دوسرے اعمال بھی درست نکلیں گے، اور اگر نماز خراب ثابت ہوئی تو اس کے دوسرے اعمال بھی خراب ثابت ہوں گے۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچوں نمازیں، اور جمعہ دوسرے جمعے تک، اور رمضان دوسرے رمضان تک یہ سب بیچ کے اوقات میں سرزد ہونے والے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں اگر بندہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

نماز کے فائدے

رسول اللہ ﷺ کو جب بھی کوئی سخت معاملہ پیش آتا تو آپ ﷺ نماز میں پناہ لیتے تھے۔
امام ابن قیم رحمہ اللہ نے ''زادالمعاد'' میں فرمایا ہے کہ:
نماز......روزی لاتی ہے......صحت عطا کرتی ہے......مصیبت دور کرتی ہے...... بیماریوں سے نجات دیتی ہے......دل کو تقویت پہنچاتی ہے...... چہرہ کو نور بخشتی ہے......نفس کو فرحت عطا کرتی ہے ...... سستی دور بھگاتی ہے......جسم میں چستی پیدا کرتی ہے......قوائے جسم کو دوبالا کرتی ہے......سینہ میں انشراح پیدا کرتی ہے......روح کو غذا دیتی ہے......دل کو منور کرتی ہے......نعمت کی حفاظت کرتی ہے ...... عذاب دفع کرتی ہے ...... برکت لاتی ہے......شیطان سے دور رکھتی ہے......اور رحمٰن سے قریب کرتی ہے۔

نماز

........،نماز کیا ہے؟ نماز حقیقت میں ایک بڑی ہی عظیم شے ہے.آپ اپنے اندر اگر باجماعت نماز ادا کرنے سے سستی محسوس کریں تو ان احادیث کو پڑھیں جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں. یہ حدیثیں آپ کو باجماعت نماز ادا کرنے پر ابھاریں گی.اور آپ کے اندر اس کام کے لئے ہمت وحوصلہ پیدا کریں گی، خاص کر اس صورت میں جب آپ کو اس گرانقدر ثواب کا اندازہ ہو جائے جو صرف ایک بار مسجد میں باجماعت نماز ادا نہ کرنے میں آپ سے چھوٹ جاتا ہے.

اذان کے وقت

آپ بھائی! آپ جب اذان سنیں تو یہ سمجھیں کہ اذان آپ ہی کو نماز کے لئے بلا رہی ہے. لہٰذا اپنے کاموں کو چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوں اور اللہ کی طرف بلانے والے کی پکار پر لبیک کہہ دیں. جو حیّ علی الصلوٰۃ (آؤ نماز کی طرف) حیّ علی الفلاح (آؤ کامیابی کی طرف) کہہ کر آپ کو بلا رہا ہے. اور رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان یاد کریں کہ جس نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی: ''اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلَاۃِ الْقَائِمَۃِ ، آتِ مُحَمَّداً الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ، وَابْعَثْہُ مُقَاماً مَّحْمُوْداً الَّذِیْ وَعَدتَّہٗ'' (اے اللہ! اس دعوت کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے مالک، تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت کا درجہ عطا فرما اور ان کو اس مقام محمود سے نواز جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے) تو اس شخص کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگئی۔

رسول اللہ ﷺ کی شفاعت حاصل کرنے کیلئے آپ جب یہ دعا پڑھیں تو اس کے عظیم اجر وثواب کا تصور بھی کریں. یہی نہیں، بلکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھ: ''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبّاً وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا'' (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور محمد ﷺ اس کے بندہ ورسول ہیں میں نے اللہ کو پسند کرلیا اسے اپنا رب مان کر اور محمد ﷺ کو پسند کرلیا انہیں اللہ کا رسول جان کر) تو اس شخص کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

اس کے علاوہ آپ اذان اور اقامت کے درمیان دوسری دعاؤں پر بھی غور کریں جو رد

نہیں ہوتیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں کی جاتی

۔

آپ سوچیں کہ اللہ تعالیٰ کی اس عنایت ورحمت کے بعد اور کیا چاہئے؟.

وضو کے وقت

آپ جس وقت وضو کے ذریعہ اپنے بدن کو گناہوں سے دھو رہے ہوں اس وقت رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث پر غور کریں جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ: بندہ مومن جب وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ . یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ. اس کے چہرہ کا گناہ دھل جاتا ہے جو اس نے اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھ کر کیا تھا. اور جب اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ. یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ. اس کے دونوں ہاتھوں کا ہر گناہ دھل جاتا ہے جو اس نے اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر کیا، اور جب اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ. یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ. اس کے پاؤں کا ہر گناہ دھل جاتا ہے جو اس نے اپنے پاؤں سے چل کر کیا تھا، یہاں تک کہ وہ بندہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔

وضو کے بعد آپ اس عظیم دعا کو نہ بھولیں جس کے پڑھنے سے بندے کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہوسکتا ہے. چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی خوب اچھی طرح وضو کرے اور پھر یہ دعا پڑھے:: ''**اَشْهَـدُ اَنْ لَّا اِلَـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ اَنَّ مُـحَـمَّـداً عَبْدُهُ وَرَسُولُـهُ**" (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا

ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندہ ورسول ہیں) اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں، جس دروازے سے بھی چاہے وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

ترمذی کی روایت میں مذکورہ دعا کے بعد اتنا اضافہ ہے: **اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ** "(اے اللہ! تو مجھے اپنے طرف رجوع کرنے والے لوگوں میں سے کردے اور پاک صاف رہنے والوں لوگوں میں سے بنادے۔)

میرے بھائی! آپ اپنے دل میں سوچیں کہ اس شرف ومنزلت سے بڑھ کر آپ کو اور کیا چاہئے کہ آپ اللہ ملک الموک کے دربار میں آئیں اور وہ اپنے محل کے دروازے آپ کے لئے کھول دے، آپ کی پکار سن لے اور آپ کا آنا قبول کرلے؟

اس کے ساتھ ہی وضو دنیا میں طہارت وصفائی کا اور آخرت میں زینت کا ذریعہ ہے، کیا آپ نہیں چاہیں گے کہ قیامت کے دن آپ زینت وآرائش والے ہوں؟ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ وضو خوب اچھی طرح سے کریں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مومن کے جسم میں وہاں تک زیورات پہنائے جائیں گے جہاں تک اس کے وضو کا پانی پہنچتا ہے۔

مسجد کی طرف جانا

اب تک جو اجر وثواب بیان کئے گئے ہیں وہ مسجد کی طرف نکلنے سے پہلے تک کے ہیں، غور کریں کہ گھر سے نکل کر مسجد کی طرف جانے کے اجر وثواب کتنے عظیم ہوں گے جو آپ کا انتظار کر رہے ہیں، اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کی مندرجہ ذیل احادیث پڑھیں اور اللہ

تعالیٰ کی بخشش وعنایت اور بندوں کے ساتھ اسکی مہربانی ورحمت کا اندازہ کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ پڑھے: "**بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ ، وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ**" (کہ میں اللہ کے نام سے نکل رہا ہوں، اللہ ہی پر بھروسہ کیا ہے، اور نہیں ہے کوئی حرکت اور نہ قوت مگر اللہ کی مشیت سے) تو اس سے کہہ دیا جاتا ہے کہ تم سیدھی راہ پر ہو، اللہ تمہارے لئے کافی ہے، اور شیطان کے شر سے تم محفوظ ہو، اور شیطان بھی اس سے دور ہو جاتا ہے۔

ابوداود کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ایک شیطان دوسرے شیطان سے کہتا ہے کہ اس آدمی کا کیا کر سکتے ہو جس کو سیدھے راستہ کی ہدایت دے دی گئی ہو، اس کے لئے اللہ کافی ہو گیا ہو اور اسے شیطان کی شر سے محفوظ کر دیا گیا ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک دوسری حدیث میں فرمایا: تاریکیوں میں مسجد جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری سنا دو۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص......صبح یا شام کسی بھی وقت......مسجد میں جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مرتبہ مسجد میں جانے کے بدلے جنت میں انعام تیار کرتا ہے (متفق علیہ)

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر-یعنی کسی مسجد-کا رخ کیا تا کہ اللہ کے فرائض میں سے کوئی فرض ادا کرے تو اس کے ہر قدم کا ثواب یہ ہوگا کہ ایک قدم سے ایک گناہ معاف ہوگا اور دوسرے قدم سے ایک درجہ بلند ہوگا۔

میرے بھائی! غور کریں کہ مسجد جانے سے آپ کو کتنے بڑے بڑے فائدے حاصل ہوئے:

۱- اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کیلیئے کافی ہوا۔

۲- اللہ کی جانب سے آپ کو ہدایت ملی۔

۳- شیطان کے شر سے آپ محفوظ کر دئے گئے۔

۴- قیامت کے دن کامل نور کی بشارت ملی۔

۵- جنت میں آپ کے لئے محل تیار کیا گیا۔

۶- ہر قدم کے بدلے آپ کے گناہ معاف کئے گئے۔

بھلا اس سے زیادہ آپ کو کیا چاہئے۔

مسجد میں داخل ہونا

میرے بھائی! مسجد میں داخل ہوتے وقت اللہ سے یہ دعا کرنا نہ بھولیں کہ وہ آپ کی نماز اور دعا کیلئے رحمت کے دروازے کھول دے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس دعا کی تعلیم دی ہے: **بِسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ، اَللَّهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ**" (میں اللہ کے نام کے ساتھ مسجد میں داخل ہو رہا ہوں، اے اللہ! تو محمد ﷺ پر اپنی رحمتیں نازل فرما، اے اللہ! تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)

یہ بھی ملحوظ رکھیں کہ ایسے وقت میں مسواک کے ذریعہ اللہ کی رضا وخوشنودی ضرور حاصل کریں، مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد ہے: مسواک منہ کو صاف کرتی اور رب تعالیٰ کو خوش کرتی ہے۔

مسجد جاتے وقت نہایت سکون کے ساتھ جائیں، یہ مومن کے اخلاق اور عبادات کے آداب میں سے ہے. رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: مسجد جاؤ تو اس طرح چلو کہ تمہارے اوپر سکون اور وقار کی کیفیت ہو. (متفق علیہ)

تکبیر تحریمہ

میرے سلام دوست بھائی!

آپ پوری کوشش کریں کہ تکبیر تحریمہ آپ سے نہ چھوٹے، جن کی تکبیر تحریمہ چھوٹ جاتی ہے ان کے گھاٹے کا اندازہ آپ اس حدیث سے کریں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے چالیس دن تک باجماعت نماز ادا کی اور اس کی تکبیر اولیٰ - یعنی تکبیر تحریمہ - نہ چھوٹی اس کے لئے دو براءت (آزادی) لکھ دی جاتی ہیں، ایک جہنم کی آگ سے براءت، اور دوسری نفاق سے براءت۔

پہلی صف کی فضیلت

آپ کی کوشش یہ ہو کہ صف اول سے پیچھے نہ رہیں، کیونکہ صف اول پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلی صفوں پر اللہ اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اور فرشتے ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

مسجد پہنچ کر دو رکعت نماز پڑھیں، اور اس کے ذریعہ اللہ کا تقرب حاصل کریں، اللہ سے مغفرت طلب کریں، اور گناہوں پر ندامت کے آنسو بہائیں، اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ڈرنے والا دل اور ذکر کرنے والی زبان عطا کرے۔ آپ کو اپنے نفس کی مسلسل نگرانی اور محاسبہ کی توفیق دے، دل پاک وصاف اور نیکیاں زیادہ سے زیادہ ہوں. یہ بات بھی آپ کے پیش نظر رہے کہ کثرت نفل نمازیں پڑھ کر آپ اللہ کے ان مقرب بندوں میں ہو سکتے ہیں جنہیں کسی قسم کا خوف ہوتا ہے، نہ غم، اللہ انہیں عزیز رکھتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں. جیسا کہ حدیث قدسی ہے کہ اللہ نے فرمایا: "جس نے میرے کسی دوست سے

دشمنی کی اس کو میں نے جنگ سے اگاہ کر دیا (یعنی وہ مجھ سے جنگ کے لئے تیار رہے) اور میرا بندہ جس چیز کے ذریعہ بھی مجھ سے تقرب حاصل کرتا ہے ان میں سب سے محبوب چیز میرے نزدیک وہ ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے. اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ مسلسل مجھ سے تقرب ڈھونڈتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں ہی اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں ہی اسکی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے. اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو اسے عطا کرتا ہوں اور اگر میری پناہ چاہتا ہے تو ضرور پناہ دیتا ہوں۔

جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو صف کی طرف سبقت کریں، صف کے درمیان اگر کہیں فراغ ہے تو اسے پر کریں، اس عمل کا جو ثواب آپ کو ملے گا اس سے آپ کو انتہائی خوشی حاصل ہوگی، کیونکہ اس کا بدلہ جنت میں گھر ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صف کے درمیان فراغ کو بھرا، اسکے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر تیار کرتا ہے اس عمل کے بدلے اس کا درجہ بلند فرماتا ہے۔

نماز باجماعت کی فضیلت

جب نماز شروع ہو جائے تو ایک بار اور غور کریں کہ آپ اس وقت اللہ رحمان ورحیم اور قہّار وجبّار کے سامنے کھڑے ہیں اور وہ آپ کو دیکھ رہا ہے اس وقت اس حدیث قدسی کو یاد کریں جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں نے نماز کو اپنے

اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں بانٹ دیا ہے، آدھا حصہ میرا حصہ ہے اور آدھا حصہ میرے بندے کا، اور میرے بندے کے لئے وہ سب کچھ ہے جو مجھ سے مانگے

چنانچہ بندہ جب ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو دونوں جہانوں کا پروردگار ہے) کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی. اور جب بندہ ﴿ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾ (قیامت کے دن کا مالک ہے) کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعظیم کی۔

اور جب بندہ ﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْن ﴾ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے، اور میرے بندے کے لئے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا۔

اور جب ﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمِ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِيْنَ ﴾ (ہم کو سیدھے راستے پر چلا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، نہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ ان کا جو گمراہ ہوئے) کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے کے لئے ہے، اور میرے بندے کے لئے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا۔

اس کے ساتھ ہی اللہ کے اس عظیم احسان کو بھی یاد کریں جو کبھی ختم نہیں ہوتا، آپ جانتے ہیں کہ نماز میں رکوع اور سجود کی حالت میں گناہ جھڑ جاتے ہیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سارے گناہ اس کی گردن پر لا کر رکھ

دیئے جاتے ہیں اور جب وہ رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو اس کی گردن سے وہ گناہ گر جاتے ہیں۔

اسی طرح نماز کے اندر ''آمین'' اور " **ربنا ولك الحمد** " کہنے سے بھی گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اگر بندہ کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: جب امام " **سمع الله لمن حمده** " کہے تو تم " **اللهم ربنا لك الحمد** " کہو، کیونکہ جس کا یہ قول فرشتوں کے قول کے ساتھ مل جائے اس کے پچھلے تمام
گناہ معاف ہو جائیں گے۔

میرے بھائی! اس کا بھی خیال رکھیں کہ نماز کے اندر خشوع انتہائی اہم چیز ہے، لہٰذا ان اسباب کو اپنائیں جن کے ذریعہ نماز میں زیادہ سے زیادہ خشوع پیدا ہو، نیز رسول اللہ ﷺ کے اس قول پر بھی غور کریں جو آپ ﷺ بلال رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ اے بلال! نماز کے ذریعہ ہمیں آرام پہنچاؤ۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو یہ تعلیم دی کہ وہ کس طرح اس عبادت سے لذت اندوز ہوں، اور ان سے فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

افسوس ہے ان لوگوں پر جو نماز کے اندر خشوع کی حقیقت کو نہیں جانتے بلکہ صرف اٹھنے بیٹھنے کو نماز سمجھتے ہیں، اور نماز کی حالت میں وہ دنیا اور مظاہر دنیا میں کھوئے رہتے ہیں۔

اللہ اللہ! نماز کو بطریق اکمل ادا کرنے کا کیا مقام ہے، اور اس کی کتنی اہمیت ہے، رسول

اللہﷺ نے فرمایا: اس دین میں کوئی خیر نہیں جس میں نماز نہ ہو۔

میرے مسلمان بھائی! لہٰذا نماز کے اندر خشوع پیدا کرنے والے اسباب کو اپنائیں اور ان اسباب میں چند یہ ہیں:

- اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی جانب توجہ۔
- نماز کے لئے تیاری۔
- نماز کو اس کے ارکان اور واجبات کے ساتھ بطریق اکمل ادا کرنا
- قرآنی آیات کے اندر غور وفکر کرنا۔
- قرآن کو تجوید اور اچھی آواز کے ساتھ پڑھنا۔
- اس بات کی کوشش کہ آپ کا مال اور کھانا پینا حلال ہو۔

صلاۃ اللیل۔ یعنی تہجد۔ ادا کرنا، کیونکہ رسول اللہﷺ کا ارشاد ہے: مومن کا شرف اسکی رات کی نماز ہے. اور اسکی عزت یہ ہے کہ دوسروں کے ہاتھ میں جو مال ہے اس سے بے نیاز ہے۔

نمازیوں کی قسمیں

میرے بھائی! اور بہن! آپ نماز کی حفاظت کریں، کیونکہ قیامت کے دن ہم سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال ہوگا، اگر اس میں ہم کامیاب نکلے تو اسی سے ہمارے دوسرے اعمال کا بھی اندازہ کیا جائے گا، لیکن اگر ہماری نماز ہی کھوٹی ہے تو ابھی سے سمجھ لیں کہ یہ ہمارے لئے دنیا اور آخرت کا خسارہ ہے، آپ خود کو اس میزان پر رکھ کر تولیں جو امام ابن قیم رحمہ اللہ نے پیش کی ہے، انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھنے والوں کی پانچ قسمیں

ہیں:

پہلی قسم: ان لوگوں کی ہے جو اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں. یعنی وضو میں کمی اور نماز کے اوقات اور اس کے ارکان کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں۔

دوسری قسم: ان لوگوں کی ہے جو وضو اور نماز کے اوقات وارکان کی پابندی کرتے ہیں مگر نماز کے اندر وسوسوں اور دیگر خیالات میں پڑ جاتے ہیں اور انہیں دفع نہیں کرتے۔

تیسری قسم: ان لوگوں کی ہے جو نماز کے ارکان وواجبات کی پابندی بھی کرتے ہیں اور وسوسوں کو دفع کرنے میں اپنے نفس سے جہاد بھی کرتے ہیں تا کہ شیطان ان کی نماز کا کوئی حصہ چرا نہ لے، یہ لوگ گویا بیک وقت نماز اور جہاد نفس میں مشغول ہوتے ہیں۔

چوتھی قسم: ان لوگوں کی ہے جو نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو اس کے تمام حقوق اور ارکان خوب اچھی طرح ادا کرتے ہیں، ان کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ نماز کو اتم اور اکمل طور پر ادا کریں، جیسا کہ اس کا حق ہے، اور ان کے دل نماز کی عظمت اور پرور دگار کی عبادت میں غرق ہوتے ہیں۔

پانچویں قسم: ان لوگوں کی ہے جو نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو اسی مذکورہ چوتھی قسم کے لوگوں کی طرح، مگر اس کے ساتھ ہی ان کے دل رب العالمین کے سامنے ہوتے ہیں، اور وہ اپنے دل سے اللہ کو دیکھ رہے ہوتے ہیں. ان کے سینے اللہ کی محبت وعظمت سے معمور ہوتے ہیں. ہر طرح کے خطرے اور وسوسے ختم ہو جاتے ہیں اور ان کے اور اللہ کے درمیان سے حجاب اٹھ جاتا ہے، وہ نماز کے اندر اپنے رب سے سرگوشی کرنے میں مشغول ہوتے ہیں اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا رہے ہوتے ہیں. ایسے نمازیوں کا درجہ دوسروں کی نسبت آسمان

وزمین کے مابین جو کچھ ہے،اس سے بھی بڑا ہے۔

پہلی قسم کے لوگ عذاب کے مستحق ہیں،دوسری قسم کے لوگوں سے پوچھا جائے گا.تیسری قسم کے لوگوں کو درگذر کر دیا جائے گا، چوتھی قسم کے لوگ اجر وثواب سے نوازے جائیں گے اور پانچویں قسم کے لوگ اللہ کے مقرب بندوں میں ہوں گے، کیونکہ وہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے نماز کے ذریعہ اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائی،اور جس نے دنیا میں نماز کے ذریعہ اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائی تو آخرت میں اللہ عزوجل کے قرب سے اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائی جائے گی.اور دنیا میں بھی اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوگی،اور جس کی آنکھیں اللہ کے قرب سے ٹھنڈک پالیں اس کو دیکھنے والی ہر آنکھ بھی اسے دیکھ کر ٹھنڈک محسوس کرے گی.لیکن جس شخص کی آنکھیں اللہ کے قرب سے ٹھنڈک نہ پاسکیں اس کا نفس دنیا پر حسرت وافسوس سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا.بعض روایات میں آتا ہے کہ بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندہ کے درمیان سے حجاب اٹھادو، لیکن جب بندہ ادھر ادھر متوجہ ہو جاتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ حجاب گرادو۔

اس حدیث کی تفسیر یہ کی گئی ہے کہ بندہ نماز کی حالت میں جب اپنا دل اللہ سے ہٹا کر دوسری طرف لگا دیتا ہے تو اس کے اور اللہ کے درمیان پردہ حائل ہو جاتا ہے، پھر شیطان اس شخص کے پاس آکر دنیا کے معاملات اس پر پیش کرتا ہے اور آئینہ کی شکل میں اسے دکھاتا ہے۔

لیکن اگر بندہ نماز کی حالت میں اپنے دل کے ساتھ اللہ کی جانب متوجہ ہوتا ہے اور ادھر ادھر نہیں سوچتا تو شیطان اس کے دل اور اللہ کے درمیان حائل نہیں ہو پاتا.شیطان کو موقع

اس وقت ملتا ہے جب بندہ اور اللہ کے درمیان حجاب حائل ہوجا تا ہے، بندہ جب اپنے دل کو حاضر کر کے اللہ کی جانب متوجہ ہوجا تا ہے شیطان واپس آجا تا ہے، نماز کے اندر بندہ کی اور شیطان کی یہی حالت ہوتی ہے۔

میرے بھائی! آپ بھی مذکورہ پانچ قسم کے نمازیوں میں سے کسی نہ کسی قسم میں ہوں گے۔اب خود فیصلہ کرلیں کہ کس قسم میں ہونا آپ کو پسند کریں گے۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھ کر انتہائی سکون اور عجز وانکساری کے ساتھ اللہ کے ذکر میں مصروف رہیں.اور رسول مصطفیٰ ﷺ کی اس حدیث پر بھی غور کریں کہ ایک دفعہ ایک قبر کے پاس سے آپ ﷺ کا گذر ہوا تو فرمایا: یہ کس کی قبر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: فلاں کی،آپ نے فرمایا: اس شخص کے نزدیک دو رکعت نماز تمہاری بقیہ دنیا سے زیادہ پسند ہے۔

غور کریں کہ اس میت کے لئے دو رکعت نماز باقی دنیا سے زیادہ عزیز تھی،تو پھر ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ ہم نماز کو کوئی اہمیت نہیں دیتے.اس فانی دنیا کو حاصل کرنے کے لئے اہل دنیا کے ساتھ ہم بھی دوڑے چلے جارہے ہیں؟ اور کھانے پینے میں حلال وحرام کی کوئی تمیز نہیں کرتے؟

میرے بھائی! آپ اس حدیث کو پڑھیں جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایہ تلے جگہ دے گا جبکہ اس کے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا.ان میں وہ شخص بھی ہوگا جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہے(متفق علیہ)۔

اس شخص کو اس لئے یہ بدلہ دیا جائے گا کیونکہ وہ اللہ سے ملاقات کی آرزو رکھتا ہے کہ اللہ کے گھر میں اللہ کے ساتھ رہے اس کی کتاب پڑھے اور اس کے ذکر سے اپنی زبان تر رکھے.
اس لئے نماز سے فارغ ہوکر آپ بھی اپنی جگہ بیٹھے رہیں، اور انتہائی عاجزی وانکساری کے ساتھ اللہ کا ذکر کریں، اور یہ یقین رکھیں کہ اس نماز کا اجر لکھا جا چکا ہے. لیکن آپ نہیں جانتے کہ آپ کی نماز قبول ہوئی ہے یا نہیں۔

اس کی مثال یوں سمجھیں کہ آپ شعبہ کے صدر کے پاس جب کوئی کام لے کر آتے ہیں تو اس کام کے پیچھے اس کو بنانے سنوارنے میں آپ اپنی پوری صلاحیت صرف کر دیتے ہیں تا کہ آپ کا صدر خوش ہو جائے اور آپ کے کام کو قبول کر لے، تصور کریں اگر آپ کا یہ کام رد کر دیا جائے اور آپ کے منہ پر مار دیا جائے تو اسوقت آپ کی کیا حالت ہوگی؟ یہی معاملہ نماز اور دیگر عبادات کا بھی ہے، عبادات مسلسل نفس کا محاسبہ کرنے کا تقاضہ کرتی ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: بندہ جب اچھی طرح وضو کرنے کے بعد نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور نماز کے اندر قراءت اور رکوع وسجود کو مکمل طور پر ادا کرتا ہے تو نماز اس سے کہتی ہے کہ اللہ تمہاری بھی اسی طرح حفاظت فرمائے جس طرح تم نے میری حفاظت کی ہے. اس کے بعد نماز آسمان کی طرف روشنی اور نور کے ساتھ جاتی ہے اس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے پاس پہنچتی ہے اور اپنے نمازی کے لئے شفاعت کرتی ہے۔

لیکن اگر بندہ وضو اور نماز کے اندر قراءت اور رکوع وسجود کو ضائع کر دیتا ہے۔ یعنی کامل طور پر ادا نہیں کرتا۔ تو نماز اس سے کہتی ہے کہ اللہ تم کو بھی اس طرح ضائع کر دے جس

طرح تم نے مجھے ضائع کیا. پھر وہ نماز آسمان کی طرف لے جائی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے اس کے لئے بند ہو جاتے ہیں، پھر پرانے بوسیدہ کپڑے کی طرح لپیٹ کر لٹکا دی جاتی ہے اور پھر نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔

نماز کے بعد ذکر کی فضیلت

اللہ کا ذکر بڑی فضیلت کی چیز ہے، اور تلاوت قرآن اللہ سے قربت کا سب سے افضل ذریعہ ہے. رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کے بدلہ اس کو ایک نیکی ملتی ہے، اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہے، میں نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے کچھ لوگ اللہ کے کنبہ ہیں، صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اللہ والے اور اللہ کے مقرب بندے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ ''ام القرآن'' یعنی سورہ فاتحہ کی تلاوت فرماتے اور اپنے کپڑے سمیٹ کر اسی میں تھوکتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، وہ گھر جس میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہو اس میں شیطان نہیں داخل ہوسکتا۔

دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن کی تلاوت کرتے رہو، کیونکہ قیامت کے دن قرآن پڑھنے والوں کیلئے سفارشی بن کر آئے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے سورہ کہف کی شروع کی دس آیتیں یاد کرلیں وہ دجال (کے فتنہ) سے محفوظ کر دیا گیا۔

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن کی ایک سورہ نے ،جس میں تیس آیتیں ہیں ایک شخص کیلئے شفاعت کی یہاں تک کہ اسے بخش دیا گیا، اور یہ سورہ ''تبارک الذی بیدہ الملک'' ہے۔

دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''قل یایھا الکافرون'' پڑھا کرو، کیونکہ یہ سورہ شرک سے خلاصی کا ذریعہ ہے۔

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے تو اس کے اور جنت کے درمیان موت کے علاوہ کوئی چیز حائل نہیں ہوسکتی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قل ھواللہ احد اور معوذتین شام کے وقت اور صبح کے وقت تین تین مرتبہ پڑھ لیا کروتو یہ ہر چیز سے تمہارے لئے کافی ہو جائے گا۔

میرے بھائی ! آپ قرآن سے لگاؤ پیدا کریں ، جتنا ہو سکے قرآن یاد کریں. اپنی بیوی بچوں کو بھی قرآن کی تلاوت ، تجوید اور تفسیر کی تعلیم دیں اور یہ یقین رکھیں کہ یہی سب سے افضل علم ہے جیسا کہ رسول مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس نے قرآن پڑھا اور پھر دوسروں کو پڑھایا۔

میرے بھائی اور بہن ! آپ مبارکباد کے مستحق ہیں اگر اس حدیث پر آپ نے عمل کیا، کیونکہ آسمان وزمین کے اندر موجود تمام مخلوق آپ کے لئے دعا اور استغفار کرتی ہے. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ رحمتیں نازل کرتا ہے اللہ کے فرشتے اور تمام آسمان وزمین میں بسنے والے یہاں تک کہ سوراخ کے اندر چیونٹی اور مچھلیاں اس شخص کے لئے دعا کرتی ہیں جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہے۔

اشراق کی دو رکعتیں

میرے مسلمان بھائی! مذکورہ اجر وثواب کے ساتھ ہی اگر آپ ایک مکمل حج اور عمرہ کا ثواب چاہتے ہیں تو نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اپنی جگہ پر بیٹھے اللہ کا ذکر اور قرآن کی تلاوت کرتے رہیں اور آفتاب طلوع ہو جانے کے بعد انتہائی خشوع کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھیں اور وہ عظیم اجر وثواب حاصل کریں جس کی طرف رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں اشارہ کیا ہے کہ ''جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی پھر اپنی جگہ پر باقی رہا یہاں تک کہ چاشت کے وقت کی نفل پڑھی تو اس کیلئے ایک حج کرنے والے اور ایک عمرہ کرنے والے کے مکمل حج اور مکمل عمرہ کے برابر ثواب ہے''۔

نماز سے فارغ ہو کر انتہائی عاجزی کے ساتھ اپنے دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر مہربان ہو جائے، آپ کے گناہ بخش دے اور اپنی جنت میں داخل فرمالے، دعا کرتے وقت یہ یقین رکھیں کہ انشاءاللہ آپ کی دعا اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوگی، جیسا کہ رسول مصطفیٰ ﷺ نے حدیث قدسی کے اندر فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: اے آدم کی اولاد! تو جب مجھے پکارتا ہے اور مجھ سے امید لگاتا ہے تو میں تمہاری کوتاہیوں کے باوجود تمہیں بخش دیتا ہوں اور بخش دینے میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا، اے آدم کی اولاد! اگر تمہارے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں، پھر تم مجھ سے مغفرت طلب کرو تو میں تمہارے گناہ معاف کردوں گا، اور معاف کر دینے میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کروں گا، اے آدم کی اولاد! تم اگر میرے پاس زمین کے برابر گناہ لے کر اس حال میں آؤ کہ میرے ساتھ شرک نہ کرتے ہو تو میں تمہیں اس کے برابر مغفرت سے نوازوں گا۔

ساتھ ہی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی یاد رکھیں انہوں نے فرمایا کہ میں قبولیت کی فکر نہیں کرتا، بلکہ دعا کرنے کی فکر کرتا ہوں۔

عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہے کہ دعا کرنے والے کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ اس کی دعا قبول ہوئی یا نہیں، کیونکہ اللہ اکرم الاکرمین ہے، وہ استغفار کرنے والوں کی ضرور سنتا ہے، بلکہ فکر یہ ہونی چاہئے کہ دعا عجز وانکسار کے ساتھ دل سے نکلے اور قبولیت کی شرائط پر پوری اترتی ہو، قبولیت کی شرطوں میں سے ایک اہم شرط یہ بھی ہے کہ دعا صحیح دل سے نکلے۔ اس کی تفصیل کے پیش نظر ہم اپنے نفس سے خود ہی یہ پوچھیں کہ:

- کیا ہماری دعا دل سے نکلتی ہے یا صرف حلق سے؟

- اگر دل سے نکلتی ہے تو آسمان تک پہنچتی ہے یا ہمارے گناہ اسے آسمان تک پہنچنے سے روک دیتے ہیں؟

- اگر ہماری دعا زمین کی طرف پلٹ آتی ہے تو کیا وہ ہم پر پڑتی ہے یا ہمارے غیر پر؟

لہٰذا ضروری ہے کہ ہم دعا انتہائی یقین اور اخلاص کے ساتھ کریں۔

عظیم کامیابی

مذکورہ کاموں سے فارغ ہوکر آپ اجر وغنیمت کے ساتھ گھر جائیں، گھر پہنچ کر اہل عیال سے سلام کریں، سلام کرنا آپ کے لئے بھی باعث برکت ہے اور آپ کے اہل خانہ کے لئے بھی ذریعہ عافیت۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے! تم جب اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو ان سے سلام کرو، اس میں تمہارے لئے بھی برکت ہے اور ان کیلئے بھی۔

دوسری حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص مسجد میں نماز سے فارغ ہوجائے تو اسے چاہئے کہ گھر کے لئے بھی نماز کا ایک حصہ رکھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں بھلائی پیدا فرماتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی آپ اپنی بیوی بچوں کو بھی نہ بھولیں، اللہ نے آپ کو دین کا جو علم دیا ہے اس سے انہیں محروم نہ رکھیں، روزانہ انہیں دین کی کچھ نہ کچھ تعلیم ضرور دیں، علم آپ کے پاس ایک امانت ہے اور اس امانت کے بارے میں آپ سے قیامت کے دن باز پرس ہوگی، اس لئے آج ہی سے اس کا جواب تیار رکھیں جس کے ذریعہ آپ اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوسکیں اور آپ کا انجام بہتر ہو۔

گفتگو کا حاصل

یہ وہ عظیم اجر وثواب ہے جو...... انشاء اللہ...... ہرگز رائیگاں نہیں جائے گا اگر آپ یہی نماز گھر میں پڑھنے کی بجائے مسجد میں ادا کریں گے، اسکے لئے آپ کو صرف چند قدم چلنے کی ضرورت ہوگی۔ اور یہ چند قدم بہت بڑے اجر وثواب کا ذریعہ ہوں گے۔

میں آخر میں اللہ کریم سے، جو عرش عظیم کا رب ہے، دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں جنت نصیب فرمائے اور جنت سے قریب کرنے والے قول وفعل کی توفیق دے. جہنم سے بچائے اور جہنم کی طرف لے جانے والے قول وفعل سے محفوظ رکھے،

الٰہی! تو محمد ﷺ پر اوران کے آل واصحاب پر رحمت وسلامتی نازل فرما۔